30 November 2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے۔)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرت اَبُو المواہِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: "قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔" میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابِل ہُوا؟ ارشاد فرمایا: "اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔"

(الطبقات الکبری للشعرانی، ج۲، ص۱۰۱)

شافِعِ روزِ جزا، تم پہ کروروں دُرُود

دافِعِ جُملہ بلا، تم پہ کروروں دُرُود

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور اے تمام مصائب و آلام کو ہم سے دُور فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم نورانی رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سن ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک

وتعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیم الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جود و کرم، دافعِ رنج و اَلم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات ہے کہ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ عظیم رات ہے کہ جس میں مکانِ آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہو گئے۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں حکمِ خداوندی سے فِرشتوں کے آقا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانہ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائق بخشش، ص138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے، آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے، شانِ مصطفی و یادِ مصطفیٰ میں نعتیں گُنگنائیں گے، **مرحبا یا مصطفیٰ کے نعرے** لگائیں گے اور اپنے خالی دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اچھے اوصاف سے

مزین فرمایاہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان وشوکت، عزت ومرتبت والا کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ آیئے!اعلیٰ حضرت ،امام عشق ومحبت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنیے۔

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہاتِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ ساہوا ہے نہ ہو گا شہاترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائق بخشش،ص80)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُلقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسِین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

آیئے! بیان سے قبل ،عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس **نورانی رات** کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرالہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت وعقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفٰی** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد...مرحبا سردار کی آمد...مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد...مرحبا رسولِ مقبول کی آمد...مرحبا پیارے کی آمد...مرحبا اچھے کی آمد...مرحبا سچے کی آمد...مرحبا سوہنے کی آمد...مرحبا موہنے کی آمد...مرحبا)...مرحبا مختار کی آمد

... مرحبا مُختار کی آمد ... مرحبا مُختار کی آمد ... مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ بے مثال کے پیکر!

منقُول ہے کہ ایک بار کچھ غیر مُسلِم اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: اے ابوالحسن! اپنے چچا کے بیٹے (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوصاف بیان کریں! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سُرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار (Pearl-white) دانت، بلند بینی، گردن خوب شفّاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے قدم جماتے، جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرْشاد فرماتے تو سامعین پر گریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تناوُل فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سَحاب جبکہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفِقار، اونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، گدھا یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا

مَشُوق اور جھنڈا (Flag) **"لِواءُ الحمد"** کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ کو خود باندھتے اور اُسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگا لیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرما لیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمِیْرُالمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**، میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ (ازالۃ الخفا، ۴/۴۹۹، ملتقطاً و ترمذی: ۵/۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷ و ۳۶۵۸)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَاشَاءَ اللّٰہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

(حدائقِ بخشش: 161)

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عزّ و جلالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مولائے کائنات حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مبارک حُسن و جَمال اور عادات و خِصال کو کتنے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نرم دل یتیموں اور بچوں سے محبت کرنے والے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاجزی کے ایسے پیکر تھے کہ خود اپنے کپڑوں میں پیوند

لگاتے تھے مگر ہم ہیں کہ ہمیں ہر تقریب میں نیا سُوٹ لازمی چاہیے اور اچھی حالت میں موجود کپڑے بھی بِلاوجہ ضائع کر دیتے ہیں، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے مگر ہم اپنے گھر والوں اور نوکروں پر رعب ڈال کر ان سے کام کرواتے ہیں اور اگر خلافِ مزاج کام ہو جائے تو گھر والوں کے ساتھ لڑنے جھگڑنے اور نوکروں کو مارنے پیٹنے سے بھی گریز نہیں کرتے، بسا اوقات نوکری سے فارغ بھی کر دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہم نے جس کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھا ہے ان کے کردار سے تو ہمیں عاجزی وانکساری، چھوٹوں پر شفقت اور ملازموں(Servants) سے حُسنِ سُلوک کا درس ملتا ہے، لہٰذا نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ کو اپنایئے اور اپنی دنیا وآخرت کو بہتر بنایئے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق و عادات بے مثل و بے مثال ہیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام مخلوق میں منفرد اور ممتاز ہیں، یقیناً اَوَّلین و آخرین میں ایسے حسن وجمال اور خوبی وکمال والا کوئی تھا، نہ ہے، نہ کبھی ہو گا، تبھی تو مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرت و صورت دونوں کو بیان کرتے ہوئے سچ ہی فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**۔ یعنی میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرات صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل کیا دیکھتے، خدا نے حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا مثل بنایا ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، باب اسماء النبی وصفاتہ، الفصل الثانی، ۸/۵۸، ملتقطاً)

کوئی مثل مصطفٰے کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

یاد رکھئے! جس طرح نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کمالِ سیرت میں کوئی ثانی نہیں، اسی طرح تمام اَوَّلین و آخرین میں آپ کے حسن وجمال جیسا بھی کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

ذات حسن و جمال کا وہ عظیم پیکر ہے کہ جس کے دیدار سے مُرجھائی کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں، تاریک دل جگمگانے لگتے ہیں، افسردہ دل چین و سکون (Peace) پاتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُسن و جمال ایسا بے مثال ہے کہ ہر صحابیِ رسول کی یہ خواہش و تمنا ہوتی کہ ہر وقت پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور والے چہرے کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہیں، اسی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُسن و جمال کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے دیدارِ پُر بہار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو راحت پہنچاتے اور چہرۂ مصطفےٰ کی ایک جھلک ان کے دلوں میں ہزاروں مسرتیں بکھیر دیتی تھی۔

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زیارتِ رسول کے وقت اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِنِّیْ اِذَا رَأَیْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَ قَرَّتْ عَیْنِیْ یعنی جب میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں تو دل خوشی سے جُھومنے لگتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

(مسند امام احمد، ۳/۱۵۱ حدیث: ۷۹۳۷ ملتقطا)

اسی طرح ایک شخص جانِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس طرح دیدار کرتا کہ پلک تک نہ جھپکاتا تھا۔ نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس طرح دیکھنے کا سبب کیا ہے؟ عرض کی: آقا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کے کتنے شیدائی تھے کہ ہر وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کے نورانی جلووں میں گم رہتے اور آپ کے نور والے چہرے کی تجلیات سے اپنے دل و دماغ کو منور کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ... شفا، الفصل الثانی فی ثواب محبتہ، ۲/۲۰

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال ایسا بے مثال تھا کہ جو دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا۔ چہرہ مصطفےٰ کو دیکھ کر صحابہ کرام عشقِ رسول میں ایسے خود رفتہ ہوتے کہ کوئی چاند سے تشبیہ دیتا تو کسی صحابی کے نزدیک آپ کا رُخِ زیبا چاند سے بھی بڑھ کر حسین ہوتا، کوئی سورج سے تشبیہ دیتا الغرض ہر صحابی اپنے اپنے الفاظ میں عشق کا اظہار کرتے ہوئے نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کو بیان فرماتے تھے۔

میرے آقا، **سیدی اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قلم نے بھی جب **حُسن وجمالِ مُصطفیٰ** کی برکتیں لینے کے لیے اپنا دامن پھیلایا تو الفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے:

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے خَتمِ سُخَن اِس پہ کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص174)

حُسن وجمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا اَوج وکمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ عَلٰی وَجْھِہٖ یعنی میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے زِیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، گویا ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرے میں چل رہا ہو۔ (مشکاۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین، ۲/۳۶۲، حدیث:۵۷۹۵)

حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف

دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔(سنن الترمذي، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۸۲۰، ۴/ ۳۷۰)

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِن حضرات (صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی نگاہ حقیقت بِین (یعنی حقیقت دیکھنے والی) تھی۔ حقیقت میں چہرۂ مُصْطَفَوِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاند سے کہیں زیادہ حسین ہے کہ چاند صرف رات میں چمکے یہ چہرہ دن رات چمکے، چاند صرف تین رات چمکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دن رات چمکے، چاند جسموں پر چمکے یہ چہرہ دلوں پر بھی چمکے، چاند نورِ اَبدان (یعنی جسموں کو نُور) دے یہ چہرہ نورِ ایمان دے، چاند گھٹے بڑھے یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے، چاند کو گِرہن لگے یہ کبھی نہ گہے، چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عالَمِ ایمان کا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چاند سے زیادہ حسین ہونا صرف ان کی عقیدت میں نہ تھا۔ بلکہ واقعہ یوں ہی ہے، چاند دیکھ کر کسی نے ہاتھ نہ کاٹے، حُسنِ یُوسف دیکھ کر زنانِ مصر (مصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور حُسْنِ یوسف سے حُسْنِ محمد کہیں افضل ہے، لہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، باب اسماء النبی۔۔۔الخ، الفصل الثانی، ۸/ ۶۰)

حُسنِ یُوسُف پہ کٹیں مِصر میں انگشتِ زناں سَر کٹاتے ہیں تِرے نام پہ مردانِ عرب

(حدائقِ بخشش، ص57)

مُختصر وضاحت: مصر کی عورتوں نے جب حُسنِ یوسف دیکھا تو بے اختیار ہو کر اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں۔ اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے حُسن و جمال کا عالم کیا ہو گا جبکہ آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہی ایسا ہے کہ عرب کے جوان آپ کے نام پر اپنے سر کٹا رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات وخصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عز وجلال مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت وشانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چودھویں رات کے چاند سا چہرہ

ایک مَرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینے کے باغات میں تشریف لے گئے، وہاں آپ کا سامنا ایک قافلے والوں سے ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم یہاں کی کھجوریں لینے آئے ہیں، ان کے پاس سُرخ اُونٹ تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا کیا تم لوگ یہ اُونٹ مجھے بیچو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اتنے اتنے صاع کھجوروں کے بدلے میں بیچ دیں گے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں یہاں اُونٹ لینے کی نیت سے تو نہیں آیا، اس لئے قیمت (Price) ساتھ نہیں لایا، میں اپنے شہر پہنچ کر اس کی قیمت بھجوادوں گا۔ (یہ کہہ کر) آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اونٹ کی مہار تھامی اور چل دیئے، قافلے والوں کو جب تک آپ عَلَیْہِ السَّلَام نظر آتے رہے، وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہی دیکھتے رہے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اب وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے اونٹ ایک ایسے آدمی کو دے دیا، جسے ہم جانتے بھی نہیں، اور نہ ہی ہم نے اس سے قیمت وصول کی ہے۔ ہم باتوں میں لگے رہے اور وہ آدمی ہمارا اُونٹ لے گیا۔ اتنے میں جو عورت ان کے ساتھ تھی، اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اُن کا چہرہ دیکھا تھا، ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کا ٹکڑا تھا، **اَنَا ضَامِنَةٌ لِثَمَنِ جَمَلِکُمْ** میں تمہارے اُونٹ کی ضامن ہوں، اگر وہ تشریف نہ لائے تو قیمت مجھ سے لے لینا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج۵/ ۳۸۱ ملخصا)

اسی طرح ایک خاتون جن کا نام اُمِّ مَعبد تھا، اُنہوں نے آقائے دوعالم، نبیِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے، جن کا حُسن نُمایاں تھا، جن کا چہرہ(Face) خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنْتہائی خُوبصورت تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، ان کی آواز گُونج دار، گردن چمکدار، جبکہ داڑھی مُبارَک گھنی تھی۔ دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ ان کے مُبارَک قَدمیں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قَد کہ دیکھ کر بُرا لگے، نہ اِتنا پَسْت کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور جب قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرُو اور حَسین دِکھائی دیتے۔ (سبل الہدی والرشاد، الباب الرابع فی ہجرۃ ... الخ، ۳/۲۴۴ملتقطا)

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا   اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا لازوال اور عمدہ **حُسن وجمال** عطا فرمایا تھا کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا۔ یاد رکھئے! حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صورت کے ساتھ ساتھ سیرت میں بھی آپ جیسا کوئی نہ تھا۔ بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ اگر اُن سے صرف سلام دعا کی حد تک تعلق ہو تو وہ بہت نیک اور اعلیٰ اخلاق کے مالک نظر آتے ہیں، لیکن جب اُن سے لَین دَین کا معاملہ کیا جائے، یا اُن سے رشتے داری کی جائے تو اُن کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ کتنے نیک ہیں اور کیسے بااخلاق ہیں، لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعاملہ ایسا نہیں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو کَامِلُ الْاَخْلَاق تھے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بُوڑھا ہو یا جوان، آقا ہو یا غُلام ہر ایک سے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاقی بَرتاوَ اِتنا عُمدہ ہوتا کہ لوگ مُتَاَثِّر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعرِیفیں کرتے، آپ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتَاَثِّر (Impressed) ہو کر اَجْنَبی اپنائیت محسوس کرتے، جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دُور ہوتے وہ بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صادق و اَمین

کہتے، جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لین دَین کرتے اور غَیر مسلم ہوتے تو آپ کے اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہو کر مسلمان ہو جاتے اور اگر لین دَین کرنے والے مسلمان ہوتے تو اُن کے ایمان پُختہ ہو جاتے اور وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے نام پہ اپنی جانیں تک قربان کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے دُشمن جو تھے مائل ہوئے
مسحُور کُن ہے کِس قدر یا مُصطفٰی لہجہ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو ہمارے گھر والے، پڑوسی اور رِشتہ دار بد ظن نظر آتے ہیں، ہمارے ساتھ لین دَین، کام کاج اور دیگر معاملات کرنے سے کتراتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟ کہیں ہم بد اَخلاقی، تکبرُّ، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنے جیسی بُری عادات میں گرفتار تو نہیں؟ لہٰذا جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعامَلہ ہو تو ہماری کوشِش یہی ہو کہ اس کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے کہ جس سے پرایا بھی اپنا ہو جاتا ہے، خُوش اَخلاقی سے غَیر مُسلم (Non-muslim) بھی مسلمان ہو جاتا ہے، خُوش اَخلاق کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُسنِ اَخلاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال بے مثال تھا، آپ کی صورت کے ساتھ ساتھ آپ کی پاکیزہ سیرت میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں جاننے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی

کاموں میں حصہ لیجئے،12 **مَدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ ❀ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❀ مدرسۃُالمدینہ بالغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے۔ ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❀ مدرسۃُالمدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❀ مدرسۃُالمدینہ بالغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے ❀ مدرسۃُالمدینہ بالغان کی بَرَکت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرائیوں میں مبتلا افراد جب دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم سیکھنے آتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مدنی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ آیئے! اس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار ملاحظہ کیجئے اور جھومئے، چنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور بدنگاہی کرنے کے عادی تھے جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذہن نہ تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ ان کی ملاقات سفید لباس زیبِ تن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدرسۃُالمدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، ان اسلامی بھائی نے دعوت قبول کرتے ہوئے مدرسۃُالمدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کردیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت معمول بن گیا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید بھی ہو گئے۔ نمازی اور

مسجد میں درس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ اسلامی بھائی فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اپنے گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی نمازی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسن وجمال اور خوبی وکمال میں حضور نبی آخرُالزّمان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی ثانی نہیں۔ محدثینِ کرام نے اپنے اپنے انداز سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اعضائے شریفہ کے **حُسن وجمال** کو بیان کیا ہے۔ لیکن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجَمال اور اَوصاف وکمال کو کماحقہٗ بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، مگر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا **عشق** بڑھانے اور آپ کے ذکرِ خیر سے برکت (Blessing) پانے کیلئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چند اَعضائے شریفہ کے حُسن وجمال کا تذکرہ سُن کر اپنا نام ذکرِ مصطفٰے کرنے والوں کی فہرست میں تو لکھوا سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کا چہرۂ انور کیسا تھا، آپ کی مبارک آنکھیں کیسی تھیں؟ آپ کی پیشانی، آپ کے کان مبارک کیسے تھے، آپ کے رُخسار کیسے خوبصورت تھے۔ آیئے! سب سے پہلے چہرۂ انور کے نورانی جلوؤں کی جھلک ملاحظہ کرتے ہیں۔

چہرۂ مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک چہرے سے ہر وقت انوار و تجلیات کی بارش ہوتی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کی برکت سے اندھیروں میں اُجالا ہو جاتا، ظلمتوں کے بادل چھٹ جایا کرتے تھے، جیسا کہ

سوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سَحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے۔ چہرۂ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کا چہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** ۔ یعنی اس شخص کے لیے ہَلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون؟ ارشاد فرمایا: اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ، جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۲)

سُوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا عز و جلالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چشمِ مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سُرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں، آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے (سیرتِ رسول عربی، ص ۲۵۱)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس شخص پر ان مُبارک آنکھوں سے نظر فرما دیتے تو اس کے سوئے نصیب جگا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

حضرت سَیِّدُنا شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب نبیِ کریم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) غزوہ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما) نے قتل کر دیا تھا، کیوں نہ آج میں ان سے بدلہ لیتے ہوئے، ان کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو شہید کر دوں، اس ارادے سے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوا اور میں حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ (Flame) بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَظَرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ! پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ قدرت میرے سینہ پر رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اٹھائی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اپنی سماعت و بصارت سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۱۲/۱، رقم: ۱۴۴)

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

عادات وخصالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

عز وجلال مصطفیٰ مرحباصد مرحبا

عظمت وشانِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَبرُوئے مُبارَک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قدر مُتّصِل تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غُصّے کی حالت میں اُبھر آتی تھی۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی ، ص ۲۲ حدیث ۷، ملتقطا)

جن کے سجدے کو مَحرابِ کعبہ جُھکی ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۰۰)

مختصر وضاحت: ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس جہاں کو اپنی بابرکت تشریف آوری سے زِینت بخشی اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود تو سجدے میں گر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرمارہے تھے اور کعبہ مُعَظَّمہ آپ کی طرف جُھک کر آپ کے نُورانی بھوؤں کی نَزاکت ولَطافت کو سَلامی پیش کر رہا تھا۔

بینیٔ مبارک

سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار، منبعِ انوار، صاحبِ عمامۂ پُرانوار، صاحبِ گیسوئے مُشکبار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِینی یعنی ناک مُبارَک خُوبصورت اور دَراز تھی اور دَرمیان میں اُبھراؤ نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈّی پر ایک نُور دَرَخشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے

معلوم ہوتا کہ بُلند ہے حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلندی تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۲ حدیث ۷، ملتقطا)

بِنیِ پُرنُور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا　　ہے لِواءُ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص، ۲۴۳)

مختصر وضاحت: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُرنُور بِنیِ (ناک مُبارک) پہ ہر وَقْت اس طرح نُور چمکتا رہتا ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے لِواءُ الْحَمْد (قِیامت کے دن اللہ تَعَالٰی کی حمد کا جھنڈا جو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں ہوگا اس) کا پھریرا (نشان) لہرا رہا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص: ۱۰۷)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا　　اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیشانی مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ چنانچہ حضرتِ حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ　　یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

یعنی جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ج۵ / ۲۷۸)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا　　اس جَبینِ سَعادَت پہ لاکھوں سلام　　(حدائق بخشش، ص ۳۰۰)

شعر کی وضاحت: جب حَشْر بپا ہوگا اور نفسا نفسی کا عالَم ہوگا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا تو شَفاعَت کا سہرا ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر پہ باندھا جائے گا، تو پھر اس لجپال آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلام کی سَعادَت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار دُرُوْد و سَلامِ مَحبَّت پیش کیا جائے، جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا　　　اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لُعاب دَہَن مبارک

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعابِ پاک خوشبودار اور نہایت مہک دار تھا، اگر کوئی غمگین اس سے برکت حاصل کرتا تو اس کا غم خوشی میں تبدیل ہو جاتا، جس کے جسم کے کسی حصہ پر لگ جاتا تو اس کا وہ حصہ خوشبودار ہو جاتا، اگر کوئی زَخمی اور بیمار شخص لعابِ مبارک کو استعمال کرتا تو شفا پا جاتا۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: "میں یہ جھنڈا کل ایک ایسے شخص کو دُوں گا، جس کے ہاتھ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول اس سے مَحبَّت فرماتے ہیں۔" راوی کہتے ہیں: "صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ کس خوش نصیب کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھنڈا عطا فرمائیں گے۔" صبح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: "علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کہاں ہیں؟" صحابۂ کرام نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔" ارشاد فرمایا: "انہیں میرے پاس لاؤ!" چنانچہ، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضرِ خدمت ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لُعابِ مبارک (Blessed Saliva) لگایا اور ان کیلئے دعا فرمائی۔ اس کی برکت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہو گئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں گویا کہ کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث: ۶۲۲۳، ص۱۰۰۷)

جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں　　اس دَہن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۰۲)

مختصر وضاحت: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دہنِ اقدس چشمۂ علم و حکمت بھی ہے اور اس دہن کی تَرِی جان و دل کے لیے راحت و سُکون اور تَرو تازگی کا باعث بھی ہے۔ میں اپنے آقا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے دہنِ مُبارک کی تَرِی پہ بھی لاکھوں سَلام بھیجتا ہوں۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دستِ مبارک

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بازو اور ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں۔ کلائیاں لمبی، ہتھیلیوں کی پُشت کُشادہ اور اُنگلیاں لمبی تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُنگلیاں گویا چاندی کی شاخیں تھیں۔ مبارک ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نرم (Soft) تھیں اور عطر فروش کی ہتھیلی کی طرح مہکتی تھیں، خواہ آپ نے خوشبو کو چھُوا ہو یا نہ چھُوا ہو۔ جو شخص بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مصافحہ کرلیتا وہ پورا دن اپنی ہتھیلی سے خوشبو پاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی بچے کے سر پر دستِ رحمت پھیرتے تو اس کے سر سے خوشبو آنے کی وجہ سے دیگر بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔ (احیاء العلوم، ۲/۱۳۲۵) جن چیزوں سے آپ کا ہاتھ مبارک مس ہو جاتا وہ چیز کئی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کفایت کرجاتیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُدَیْبِیَہ کے دن ہم لوگوں کو پیاس لگی حالانکہ پانی ختم ہو چکا تھا، حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی ہمارے پاس پینے اور وضو کرنے کیلئے پانی نہیں ہے، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک لوٹے کے برابر پانی ایک برتن میں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں

رکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے (Springs) پھُوٹ پڑے، ہم سب نے اس سے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا، آپ اس وقت کتنے آدمی تھے، فرمایا (1500) تھے ہم اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کرتا۔(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث: ۳۵۷۶، ۲/۴۹۳)

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر	ندیاں پنجِ آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مختصر وضاحت: صلح حُدَیْبِیَہ کے موقع پر جب پانی ختم ہوا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی معجزانہ شان یوں دکھائی کہ ایک برتن میں دستِ اقدس رکھا تو آپ کی فیض رسا اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے، صحابۂ کرام اپنی پیاس بجھانے کیلئے دوڑے، سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا کہ یہ پانی وجودِ مصطفٰے کی خوشبو سے معطر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پائے مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دونوں پاؤں مُبارَک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم و صاف ایسے کہ ان پر پانی ذَرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً بہہ جاتا، جس چیز کے ساتھ لگ جاتا وہ چیز بابرکت ہو جاتی، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پتھر (Stone) پر چلتے تو وہ نَرم ہو جاتا، تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گُزر جائیں۔ اور جب ریت پر چلتے تو اس میں پائے مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔

(سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۶ ملتقطا)

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۷)

مختصر وضاحت: اے میرے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خُدا کے لیے اپنے گورے

گورے اور نُورانی قدمَین میری اندھیری قَبْر میں رکھ کر میری قَبْر کی سیاہ رات کو صُبحِ نُور بنا دیجئے! تاکہ میری وحشت دُور ہو جائے اور نکیرَین کے سُوالات کے بآسانی جوابات دے سکوں۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عزّ و جلال مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت میمونہ بنتِ کَرْدَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاؤں مبارک کا حُسن بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکّے میں اُونٹنی پر سوار دیکھا، اس وقت میں اپنے والد کے ساتھ تھی، میرے والد نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب جاکر قدم مبارک پکڑ لئے۔ حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: **فَمَا نَسِیتُ فِیمَا نَسِیتُ طُولَ اُصْبُعِ قَدَمِهِ السَّبَّابَةِ عَلٰی سَائِرِ اَصَابِعِهِ** ۔ میں بہت سی باتیں بھول چکی ہوں لیکن یہ بات نہ بھول سکی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پاؤں کے انگوٹھے کے برابر والی انگلی (حسن و جمال میں)(In elegance) دوسری انگلیوں کے مقابلے میں لمبی تھی۔ (مسند امام احمد، حدیث میمونہ بنت کردم، ج۱۰، ص۳۰۱ ملتقطا)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”سیرتِ رسولِ عربی اور سیرتِ مُصطفٰی“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

فضائل و کمالات اورآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال سے مُتعلِق مزید مَعلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتابیں بنام **"سیرتِ رسول عربی اور سیرتِ مُصطفیٰ"** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کُتب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات، بچپن اور خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات (یعنی بے جان چیزوں)، نباتات (درخت وغیرہ)، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتعَلِّق مُعجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کِیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی ان کُتب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کُتب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، میٹھے مصطفیٰ، سیدِ انبیاء، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کی، آپ کے روشن و مُنور چہرے کی کیا بات ہے کہ دُور دراز سے لوگ دِیدار کیلئے آتے اور دامنِ اسلام سے وابستہ ہو جاتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جلووں سے ساری کائنات کو عزّت بخشی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال سے سارے عالم کو مزیّن (Adorn) فرمایا، جبھی تو آج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک نورآفاقِ عالم میں چمک رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہک سے پوری کائنات کو معطر فرمادیا ہے، ذرا سوچئے! جس آقا کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے تو خود ان کی ذاتِ مُبارکہ کا کیا عالم ہو گا، لیکن افسوس کہ جس آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن وجمال کا تذکرہ سننے کیلئے ہم محفلیں سجائیں، مرحبا یا مصطفے کی دُھومیں مچائیں، کیا اسی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو چھوڑ کو غیر مسلموں کی نقّالی کریں گے؟ کیا سُنّتوں بھرا لباس چھوڑ کر نت نئے فیشن (Fashion) اپنائیں گے؟ کیا

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو چھوڑیں گے؟ کیا چہرے کو داڑھی شریف سے سجانے کے بجائے داڑھیاں منڈوائیں گے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس عظیم سُنّت کو کیا گندی نالیوں میں بہائیں گے؟ کیا اب بھی والدین کی نافرمانی اور رشتہ داروں سے بدسلوکی سے پیش آئیں گے؟ کیا اب بھی فلموں ڈراموں، گانے باجوں اور دیگر غیر شرعی کاموں میں اپنی زندگی برباد کریں گے؟ کیا یہی محبتِ رسول کا تقاضہ ہے؟ ہمیں تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیے، جن کاموں سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا، ان کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے اور جن کاموں کے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے، ان میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ایک مسلمان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت نمبر 1 میں فرمانِ باری تَعَالٰی ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ۹، الانفال:۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات (Salvation) کا ذریعہ ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سماعت فرمایئے: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: **مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی**، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔ (بخاری، ۴/۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰)
2. ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ج۱، ص ۵۴، الحدیث: ۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اطاعتِ رَسُول جنت میں داخلے کا سبب ہے، **یاد رہے!**

اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے، جن سے بچنے کا حکم ہے (تو ان سے بچنا اطاعت ہے) اور وہ کام بھی داخل ہیں جنہیں کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، جیسے نماز پڑھنا اور دیگر نیک کام کرنا ضروری ہیں، اسی طرح جُھوٹ، غیبت، وغیرہ گُناہوں سے اِجتناب بھی لازِم ہے، مگر افسوس! آج کے بعض نادان مُسلمان صرف نام کے رہ گئے ہیں نہ کردار (Character) میں دِین کی کوئی نشانی نظر آتی ہے نہ اخلاق میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کی جھلک نظر آتی ہے، نہ اعمال میں بزرگانِ دین کی پیروی نظر آتی ہے، بد قسمتی سے گناہوں پر ایک دُوسرے کی مدد تو کی جاتی ہے مگر نیکی کے کاموں میں شیطان لعین رُکاوٹیں ڈال دیتا ہے، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جارہے ہیں، سُنّتوں کا مذاق اُڑایا جارہا ہے، نہ بیٹا باپ کی قدر پہچان رہا ہے نہ بیٹی ماں کی قدر دان ہے، جس طرف نظر اُٹھایئے بے عملی، بے راہ روی اور سُنَّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سَوز نَظارے ہیں۔ زبانی عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے والے نادانوں کو امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی **مدنی چوٹ** کرتے اور سمجھاتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں کچھ یوں فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بِینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول

کاش ! عطاؔر کا طیبہ میں خاتِمہ ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رسول

(وسائلِ بخشش، ص649)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ایک دن مَوْت ہمارا رشتۂ حَیات ختم کرکے قبر میں سُلادے گی، پھر بروزِ محشر ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر حساب دیناپڑے گا، سوال ہوگا عمر کن کاموں میں گزرای؟ پھر دوسرا سوال ہوگا جوانی کن کاموں میں گزاری؟ بالخصوص میرے نوجوان اسلامی بھائیو! اُس وقت ہم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے کہ اے مالک! میں نے اپنی جوانی گلی، محلوں اورچوکوں پر فضول بیٹھنے میں گنوادی یاساری ساری رات سوشل میڈیاپر فضولیات میں مشغول رہ کر برباد کردی۔ ذرا غور کیجئے! اگر اِنہی بُرے کاموں کی وجہ سے بروزِ قیامت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا رُخِ انور پھیر لیا تو پھر کون ہمارا پُرسانِ حال ہوگا؟ آپ کے علاوہ کس سے شفاعت کی بھیک مانگیں گے؟

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اَسیر غم ان کو پکارتا ہوگا
کسی کے پلّہ پہ ہوں گے یہ وقتِ وزن عمل کوئی اُمید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یَارَسُوْلَ اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص۳۶،۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! کچھ اچھی اچھی نیّتیں کرلیتے ہیں، مگر یہ ذہن نشین رہے کہ کسی بھی عملِ خیر میں اچّھی نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہاہے، دل اُس کی طرف مُتوجِّہ ہو اور وہ عمل

رِضائے الٰہی کیلئے کیا جارہا ہو، اِس نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا **عبادت اور عادت میں فرق** کرنا مقصود ہوتا ہے۔ **یاد رہے!** صِرف زَبانی کلامی یا سوچ یا بے توجّہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دُور ہے، کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کیلئے بالکل تیّار ہو یعنی عزمِ مُصَمَّم اور پکّا ارادہ ہو۔

آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ نہ داڑھی منڈوائیں گے نہ ایک مُٹّھی سے گھٹائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (یاد رہے! اب تک جو داڑھی مُنڈانے کا گناہ کیا، اِس سے توبہ بھی کرنی ہوگی) سُنَّت کے مطابق لباس اور سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج سجائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ والدین کی نافرمانی سے بچیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ بہن، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام اہلِ محشر کے سامنے رُسوا ہونے سے بچائے، اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں زندگی بسر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے کیونکہ جس خوش نصیب نے اپنی جوانی عبادت و ریاضت میں بسر کی ہوگی، اپنی جوانی میں قرآنِ پاک کی تلاوت کی ہوگی، اپنی جوانی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گزاری ہوگی، اپنی جوانی میں بُوڑھے ماں باپ کی خدمت کی ہوگی تو ایسے خوش بخت کو بارگاہِ الٰہی سے انعام واِکرام سے نوازا جائے گا۔ لہٰذا ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے بُرے دوستوں (Friends) کی صُحبت سے بچنے، گُناہوں سے سچی توبہ کرنے اور نیکیوں میں اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بن جائیے، نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے روکنے والے بن جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں بھی کامیابی ہمارے قدم چُومے گی اور آخرت میں بھی سُرخروئی نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شعبۂ تعلیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز(Schools)، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنسلک لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کیلئے شُعْبۂ تعلیم کا قِیام بھی عمل میں لایا گیا ہے ، جس کا بُنیادی مقصدان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز(Universities) کے اَساتذہ وطلبہ سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کر کے اِنہیں تاجدارِرِسالت، شہنشاہِ نبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے، نیز تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اورہاسٹل میں مدرسۃ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُسْتَقْبِل کے معْماروں کی دِیْنی واَخْلاقی تَربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک بے شُمار بے عمل طَلَبہ(Students)، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عامل بن چکے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم

اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یا اللہ! میری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے حُسن وجمالِ مصطفی کے بارے میں سنا، ہم نے سُنا کہ

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال بے مثل و بے مثال،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دانت مبارک چمکدار، زُلفیں خمدار،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک چہرہ چاند وسورج سے بڑھ کر روشن،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کو دیکھ کر بے قرار دِلوں کو چین ملتا،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کو دیکھ کر لوگ کلمہ پڑھ لیا کرتے،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کو بیان کرنا صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ با اخلاق، عاجزی کے پیکر، بچوں سے مَحبَّت کرنے اور غریبوں کی مدد، غمزدوں اور لاچاروں کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی مَحبَّت نصیب فرمائے۔ **اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ **بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں فرماتے ہیں:**

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا
گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا
برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جُھوم جُھوم کر رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و ہفتہ وار مدنی مذاکروں** میں اوّل تا آخر شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کر کے کم از

کم 2 اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیعُ الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔

ہم سب دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفی کی کچھ حَسین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اِسْتفسار فرمایا "بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، دُوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم

ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حُوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔(مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولدالنبوی القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)

آئی نِدا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب   آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب

کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے   فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے

زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے   فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرادیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی ،رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا **فرماتی ہیں**، **وِلادتِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **وقت ایسا** نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی پھولوں (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 ربیع الاوّل یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا ”اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی“۔ تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

❀ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھیے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ترجمہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداود، ج۴ص۴۲۰حدیث۵۰۹۵) اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ❀ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (اَیضاً۔حدیث۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بار گاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلّ روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی ❀ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ❀ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشِّفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ❀ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، میں ہوں! "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لٰہذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپسی پر اہلِ خانہ کے حق

میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدَنی قافلہ بے حِساب اُس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

(1)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لیے ستّر فرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ ہر رات عِبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵)

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵